OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

اربعینِ حسینی اور زیارتِ امام حسینؑ: تعارف، فضیلت، دینی اہمیت اور روحانی و معاشرتی اثرات کا تحقیقی مطالعہ

Arbaeen al-Husayni and the Ziyarat of Imam al-Husayn (AS): A Research Study of Their Significance, Virtues, Religious Importance, and Spiritual and Social Impact

Abbas Ali

Religious Scholar, GC University, Lahore

Dr. Tahira Munawwar

Admin Officer, University of Education, Lower Mall Campus Lahore

Abstract

This article explores the religious, and spiritual significances of Arbaeen in Islamic tradition within the context of the tragedy of Karbala. It examines the linguistic and conceptual meaning of Arbaeen (the fortieth day) and highlights its deep connection with the martyrdom of Imam Hussain (A.S.) and his companions. The study further discusses the identity of the first visitor (Zā'ir) of Imam Hussain's shrine, with special focus on the renowned companion Jabir ibn Abdullah al-Ansari (R.A.), who is widely recognized as the earliest pilgrim to reach Karbala after Ashura. Moreover, the article analyzes the spiritual rewards associated with the pilgrimage of Arbaeen, drawing upon classical Islamic sources, and scholarly interpretations. It also emphasizes how Arbaeen has evolved into a symbol of faith, resistance, devotion, and remembrance in the Muslim world. The research concludes that Arbaeen is not

merely a commemorative event, but a profound manifestation of Islamic values as unwavering commitment to truth.

Keywords: Arbaeen, Karbala, Imam Hussain, First Visitor, Jabir ibn Abdullah, Ziyarat Arbaeen, Islamic History.

تعارف

واقعۂ کربلا محض ایک تاریخی سانحہ نہیں بلکہ حق و باطل کے درمیان وہ فیصلہ کن معرکہ ہے جس نے امتِ مسلمہ کو قربانی، استقامت اور حق گوئی کا ابدی پیغام عطا کیا۔ امام حسینؑ اور ان کے جانثاروں نے اسلام کی اصل روح کو زندہ رکھنے کے لیے ایسی لازوال قربانی پیش کی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اسی عظیم قربانی کی یاد کو تازہ کرنے اور اس کے پیغام کو نسل در نسل منتقل کرنے کے لیے مختلف مذہبی و روحانی مظاہر وجود میں آئے، جن میں **اربعین** کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

اربعین کا لفظ عربی زبان میں "چالیس" کے عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ اسلامی روایت میں چالیس دن کی مدت کو خاص روحانی اور تربیتی اہمیت حاصل رہی ہے۔ چنانچہ واقعۂ عاشورا کے بعد **چالیسویں دن** امام حسینؑ کی شہادت کی یاد میں جو اجتماع کی روایت قائم ہوئی، وہ رفتہ رفتہ ایک عظیم دینی و روحانی شعائر کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اربعین صرف ایک دن یا ایک رسم نہیں بلکہ کربلا کے پیغامِ مزاحمت، صبر، عدل اور حق پرستی کی جدت کا نام ہے۔

اس مضمون میں سب سے پہلے اربعین کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کو واضح کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی فکر میں عدد "چالیس" کیوں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ زیارت محض ایک سفر نہیں بلکہ وفاداری، عقیدت اور حق کے ساتھ وابستگی کی روشن علامت ہے۔ اس کے بعد اس اہم تاریخی سوال کا جائزہ لیا گیا ہے کہ **امام حسینؑ کے مزارِ اقدس پر سب سے پہلے زیارت کرنے والا شخص کون تھا؟** تاریخی و روایتی مصادر کی روشنی میں حضرت **جابر بن عبد اللہ انصاریؓ** کو سب سے پہلے مزار امام حسینؑ کی زیارت کرنے والے زائر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جن کی زیارتِ کربلا کو تاریخِ اسلام میں ایک غیر معمولی مقام حاصل ہے۔

مزید برآں، اس تحقیق میں **زیارتِ اربعین کی فضیلت** اور اس کے دینی و روحانی فوائد کو احادیث، روایات اور اہلِ علم کی آراء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اربعین کی زیارت ایک ایسا عمل ہے جو فرد کی روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ امت کے اجتماعی شعور کو بیدار کرتا ہے، اور مسلمانوں میں اتحاد، محبت اور قربانی کے جذبے کو مضبوط کرتا ہے۔

یہ مضمون اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اربعین کی زیارت نہ صرف ایک مذہبی عبادت ہے بلکہ یہ کربلا کے پیغام کو زندہ رکھنے اور اسلامی اقدار کی حفاظت کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ اربعین کی روایت دراصل اس حقیقت کا اعلان ہے کہ امام حسینؑ کی قربانی ایک زندہ حقیقت ہے اور اس کا پیغام قیامت تک بنی نوع انسان کے ضمیر کو بیدار کرتا رہے گا۔

اربعین کا مفہوم

اربعین کا مطلب عربی میں چالیس (40) کا ہے۔ **اصطلاح میں** موت کے 40 دن بعد مرحوم کی یاد میں منائی جانے والی تقریب کو اربعین یا چالیسواں کہتے ہیں۔ **اربعینِ حسین کا مطلب** ۲۰ صفر کو حضرت امام حسین (ع) کی قبر کی زیارت اور ان کی عظیم قربانی کو یاد کرنے کا دن ہے، جو امام حسن عسکری (ع) کے مطابق مؤمن کی پانچ نشانیوں میں سے ایک ہے۔

کربلا اور اربعین پر خصوصی مضامین

- واقعہ کربلا عاشورہ کا واقعہ اس طرح ہے کہ 2 محرم ۶۱ھ کو نواسہ رسول امام حسین (ع) اور ان کے ۷۲ وفادار ساتھی یزید کی فوج کے سامنے کربلا کے مقام پر پہنچے۔ ۱۰ محرم کو آپ کو پیاسا شہید کیا گیا، جسے تاریخ اسلام کا سیاہ ترین واقعہ قرار دیا جاتا ہے۔ اربعین کے موقع پر حضرت زینب (س) جو امام حسینؑ کی بہن ہیں اور امام زین العابدین (ع) جو امام حسینؑ کے صاحب زادے ہیں یزید کے دربار میں جا کر اور قید رہنے کے بعد شام کے قید خانے سے رہائی پا کر واپس کربلا پہنچے اور امام حسین (ع) کی قبر پر نوحہ کناں ہوئے۔

اربعین کا دن صرف سوگ کا نام نہیں بلکہ استقامت، اور ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کے عہد کو جدت دیتا ہے۔ موجودہ دور میں، اربعین پر لاکھوں افراد نجف سے کربلا تک پیدل چل کر دنیا کا سب سے بڑا انسانی اجتماع بناتے ہیں، جو محبت اور عقیدت کا ایک خوبصورت اور بے نظیر نمونہ ہے۔ لاکھوں لوگ اربعین کے موقع پر حرم امام حسین، کربلا میں موجود ہوتے ہیں۔

اربعین اہل تشیع کا ایک خصوصی مذہبی تہوار ہے اس تہوار کو یوم عاشورہ کے چالیس دن بعد منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کا مقصد پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نواسے حسین ابن علی کی شہادت کی یاد میں منایا جاتا ہے جو ماہ صفر کی بیسویں تاریخ کو منعقد ہوتا ہے۔ امام حسینؑ ابن علی اور ان کے 72 ساتھی 61ھ (680ء) میں کربلا کی جنگ میں یزید بن معاویہ کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے۔ اربعین یا چالیسواں سے مراد اسی طرح ہے جس طرح عام لوگ جو اپنے عزیز کے وفات کے چالیسویں دن کو خاص طور پر سوگ اور خیرات کے ذریعے مناتے ہیں۔ اربعین کے دن دنیا کے سب سے بڑے انسانی اجتماع کا انعقاد بھی ہوتا ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس دن پانچ کروڑ لوگ کربلا میں زیارت اربعین پڑھتے ہیں اور یاد شہدائے کربلا کی یاد میں ماتم کرنے پہنچتے ہیں۔[1]

اربعین کا آغاز

محدث نوری نے اپنی کتاب اللؤلؤ و المرجان میں اور ان کے شاگرد شیخ عباس قمی نے اپنی کتاب منتہی الآمال میں کہا ہے کہ یہ زیارت واقعہ ہونے سے پہلے سال کے دوران انجام نہیں پائی ہے۔ محدث نوری سے پہلے کتاب اقبال الاعمال میں جس کے مؤلف سید ابن طاؤس ہیں نے اس رائے کے ساتھ اتفاق نہیں کیا ہے۔[2]

ان کے برعکس بعض علما کی رائے یہ ہے کہ اسیران کربلائے معلی کا قافلہ شام سے عراق آیا تھا اور اربعین کے دن کربلائے معلی پہنچا اور زیارت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے بعد مدینہ کی طرف روانہ ہوا ہے۔ سید ابن طاؤس نے اپنی کتاب مقتل لہوف میں صراحت کے ساتھ یہی رائے دی ہے؛ اور واضح کیا ہے کہ قافلہ اہل بیت نے اس سفر میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور بنو ہاشم کے بعض افراد کو بھی کربلائے معلی میں دیکھا ہے۔[3]

پہلے زائر حضرت جابر علیہ السلام کا تعارف:

جابر بن عبد اللہ انصاری، حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وہ صحابی ہیں، جنھوں نے دوسری بیعت عقبہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وہ کثیر الحدیث صحابی اور حدیث لوح کے راوی ہیں۔ حدیث لوح میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شیعہ ائمہ

معصومین علیہم السلام کے اسماء مبارک کو ذکر فرمایا ہے۔ جابر کے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہجرت سے پہلے ایمان لائے اور دوسری بیعت عقبہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد کیا اور ان بارہ نقیبوں سرداروں میں سے ایک تھے, جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے قبیلوں کے نمائندوں کے طور پر مقرر کیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد عبد اللہ نے مدینہ منورہ میں دین اسلام کی تبلیغ کی۔ ابن کثیر دمشقی جابر کے والد عبد اللہ کے بارے میں لکھتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا وند آپ کو اے انصار جزائے خیر دے خصوصا العمر وبن حرام (جابر کا کنیہ) اور سعد بن عبادہ کو۔ا۔ عبد اللہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔[4]

جابر بن عبد اللہ اور شہادت امام حسین علیہ السلام

امام حسین علیہ السلام نے عاشورہ کے روز میدان کربلا میں عبید اللہ بن زیاد کی جانب سے بھیجے گئے لشکر سے خطاب کرتے ہوئے جابر بن عبد اللہ کا نام اپنے مدعا کے گواہ کے طور پر پیش کیا ہے۔[5]

(2) عاشورہ کے دن جب امام نے دشمن سے مخاطب ہو کر خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کے نبی کی بیٹی کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا میں رسول اللہ کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں نہیں فرمایا کہ یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب باتیں صحیح نہیں تو کچھ اصحاب ہیں ان سے پوچھو جیسے جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو سعید خدری وغیرہ[6]

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سننے کے کچھ دن بعد ہی جابر بن عبد اللہ انصاری نے کربلا کا سفر شروع کیا۔ یزید اور ابن زیاد جیسے ظالم اور سفاک افراد نے بھی اسے اس سفر سے نہیں روکا۔ جابر کے ساتھ اس سفر میں اس کا شاگرد عطیہ عوفی بھی تھا۔ شیخ طوسی نے جابر کو امام حسین علیہ السلام کا پہلا زائر قرار دیا ہے، جو ۲۰ صفر ۶۱ ہجری کو کربلا میں وارد ہوئے۔

طبری اپنی سند کے ساتھ عطیہ عوفی سے نقل کرتا ہے کہ عطیہ عوفی نے کہا:[7]

ترجمہ: میں جابر بن عبد اللہ انصاری کے ساتھ حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنے کے لئے کوفہ سے نکلے۔ جب ہم کربلا پہنچے تو جابر فرات کے ساحل کے قریب گیا اور غسل انجام دیا اور محرم افراد کی طرح ایک چادر پہنی، پھر ایک تھیلی سے خوشبو نکالا اور اپنے آپ کو اس خوشبو سے معطر کیا اور ذکر الہی کے ساتھ قدم اٹھانا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ حسینؑ ابن علیؑ کے مرقد کے قریب پہنچا۔ جب ہم نزدیک پہنچے تو جابر نے کہا کہ میرا ہاتھ قبر حسینؑ پر رکھو۔ میں نے جابر کے ہاتھوں کو قبر حسین پر رکھا۔ اس نے قبر حسینؑ ابن علی کو سینے سے لگایا اور بے ہوش ہو گیا۔ جب میں نے اس کے اوپر پانی ڈالا تو وہ ہوش میں آیا۔ اس نے تین مرتبہ یا حسینؑ کی آواز بلند کی اور کہا: (حبیب لایجیب حبیبہ) کیا دوست دوست کو جواب نہیں دیتا؟ پھر جابر خود جواب دیتا ہے "آپ کس طرح جواب دوگے کہ آپؑ کے مقدس سر کو جسم سے جدا کیا گیا ہے؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پیغمبر خاتم اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب اور فاطمہؑ زہرا کے فرزند ہیں اور آپؑ اس طرح کیوں نہ ہوں، کیونکہ خدا کے رسولؐ نے اپنے دست مبارک سے آپؑ کو غذا دی ہے اور نیک لوگوں نے آپؑ کی پرورش اور تربیت کی ہے۔ آپؑ نے ایک پاک اور بہترین زندگی اور بہترین موت حاصل کی ہے، اگرچہ مومنین آپؑ کی شہادت سے محزون ہیں، سے نالاں ہیں، خدا کی رضایت اور سلام شامل حال ہو اے فرزند رسول خدا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کو ایسی شہادت نصیب ہوئی، جیسے یحیٰی بن زکریا کو نصیب ہوئی

تھی۔

ثُمَّ جالَ بِبَصَرِهِ حَولَ القَبرِ وقال: السَّلامُ عَلَيكُم أيَّتُهَا الأَرواحُ الَّتى حَلَّت بِفِناءِ الحُسَينِ وأناخَت بِرَحلِهِ وأشهَدُ أنَّكُم أقَمتُمُ الصَّلاةَ وآتَيتُمُ الزَّكاةَ ، وأمَرتُم بِالمَعروفِ ونَهَيتُم عَنِ المُنكَرِ وجاهَدتُمُ المُلحِدين وعَبَدتُمُ اللّه ـِ حَتّى أتاكُمُ اليَقينُ. وَالَّذى بَعَثَ مُحَمَّدا بِالحَقِّ نَبيّا لَقَد شارَكنا كُم فيما دَخَلتُم فيهِ. قالَ عَطِيَّةُ: فَقُلتُ لَهُ: يا جابِرُ! كَيفَ ولَم نَهبِط وادِيا ولَم نَعلُ جَبَلاً ولَم نَضرِب بِسَيفٍ وَ القَومُ قَد فُرِّقَ بَينَ رُؤوسِهِم وأبدانِهِم، وأوتِمَت أولادُهُم و أرمَلَت أزواجُهُم ؟! فَقال: يا عَطِيَّةُ ! سَمِعتُ حَبيبى رَسولَ اللّه ـِصلى الله عليه و آله يَقولُ: مَن أحَبَّ قَوما حُشِرَ مَعَهُم و مَن أحَبَّ عَمَلَ قَومٍ اُشرِكَ فى عَمَلِهِم وَالَّذى بَعَثَ مُحَمَّدا بِالحَقِّ نَبيّا إنَّ نِيَّتى ونِيَّةَ أصحابى عَلى ما مَضى عَلَيهِ الحُسَينُ عليه السلام وأصحابُهُ خُذوا بى نَحوَ أبياتِ كوفانَ۔

اس کے بعد جابر نے سید الشہداء علیہ السلام کے اطراف میں موجود قبروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ سلام ہو، آپؑ لوگوں پر اے پاکیزہ ہستیاں کہ آپؑ لوگوں نے حسین ابن علی علیہ السلام کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگوں نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور ملحدوں کے ساتھ جہاد کیا اور خدا کی اتنی عبادت کی کہ یقین کے مرحلہ تک پہنچ گئے ہو۔ قسم اس ذات کی جس نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبوت اور رسالت پر مبعوث کیا ہم بھی آپ لوگوں کے اس عمل میں شریک ہیں۔

عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے پوچھا کہ ہم کس طرح ان کے ساتھ ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں، جب کہ ہم نہ کوئی بھی کام انجام نہیں دیا ہے، نہ ہم نے تلوار ہاتھوں میں لی ہے، نہ ہم نے کسی سے جنگ کی ہے، لیکن ان لوگوں کے سروں کو ان کے جسموں سے جدا کیا گیا ہے، ان کے بچے یتیم ہوگئے ہیں اور ان کی شریک حیات بیوہ ہوگئی ہیں؟۔ جابر نے مجھے جواب دیا کہ اے عطیہ! میں نے اپنے محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی کسی گروہ کو چاہتا ہے تو وہ اس گروہ کے ساتھ حشر کے میدان میں ہوں گے، اور جو بھی کسی گروہ کے عمل سے راضی ہو تو وہ بھی اس گروہ کے اعمال میں شریک ہیں۔ اس ہستی کی قسم جس نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مبعوث کیا ہے کہ میرا اور دوسرے چاہنے والوں کا ارادہ بھی وہی ہے، جو امام حسین علیہ السلام اور ان کے باوفا اصحاب کا تھا۔ پھر اس کے بعد جابر نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو اور مجھے کوفہ کی طرف لے چلو۔

فَلَمّا صِرنا فى بَعضِ الطَّريقِ قالَ: يا عَطِيَّةُ ! هَل اُوصيكَ وما أظُنُّ أنَّنى بَعدَ هذِهِ السَّفرَةِ مُلاقيك؟ أحبِب مُحِبَّ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه و آله ما أحَبَّهُم وأبغِض مُبغِضَ آلِ مُحَمَّدٍ ما أبغَضَهُم وإن كانَ صَوّاما قَوّاما، وَارفُق بِمُحِبِّ مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ ، فَإِنَّهُ إن تَزِلَّ لَهُ قَدَمٌ بِكَثرَةِ ذُنوبِهِ ثَبَتَت لَهُ اُخرى بِمَحَبَّتِهِم ، فَإِنَّ مُحِبَّهُم يَعودُ إلَى الجَنَّةِ ، ومُبغِضَهُم يَعودُ إلَى النّارِ .

جابر کوفہ کی طرف جاتے ہوئے کہتا ہے، اے عطیہ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تجھے وصیت کروں؟ کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ اس سفر کے بعد میں تم سے دوبارہ ملوں۔ اے عطیہ! آل محمد کے چاہنے والوں سے محبت کرو، جب تک کہ وہ آل محمد سے محبت اور دوستی

کرتے ہیں۔ آل محمدؐ کے دشمنوں سے عداوت کرو جب تک کہ وہ آل محمد سے دشمنی کرتے ہیں، گرچہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو شب بیداری میں ہی کیوں نہ گزارتا ہو۔ آل محمدؐ کے چاہنے والوں کے ساتھ رواداری اور نرمی سے پیش آو، کیونکہ اگر ان کے پاؤں گناہوں کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے تو ان کا دوسرا پاؤں آل محمدؐ کی محبت کی وجہ سے مضبوط اور ثابت قدم رہے گا۔ بے شک آل محمدؐ کے چاہنے والے جنت میں جائیں گے، جبکہ ان کے دشمن جہنم میں چلے جائیں گے۔[8]

امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کے آغاز پر آپؑ کے اصحاب کی تعداد بہت کم تھی اور جابر ان ہی انگشت شمار اصحاب میں شامل تھے۔ وہ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے حجاج بن یوسف ثقفی کے تعاقب سے محفوظ تھے۔[9]

مختلف ممالک سے زائرین کی آمد

محمد علی قاضی طباطبائی لکھتے ہیں کہ اربعین کے دن کربلا کا سفر اختیار کرنا آئمۂ اطہار علیہم السلام کے زمانے میں بھی شیعیان اہل بیت(ع) کے درمیان رائج تھا اور حتی کہ بنو امیہ اور بنو عباس کے زمانے میں بھی شیعہ اس سفر کے پابند تھے۔ وہ اس عمل کو شیعان آل رسول(ص) کی سیرت مستمرہ یعنی ہمیشہ سے جاری اور مسلسل سیرت سمجھتے ہیں۔[10]

زیارت اربعین پر ائمہ کی تاکید کی بنا پر لاکھوں بلکہ کروڑوں شیعہ دنیا کے مختلف ممالک، بالخصوص عراق کے مختلف شہروں اور قصبوں سے کربلا کی طرف نکلتے ہیں؛ اکثر زائرین پیدل چل کر اس عظیم مہم میں شریک ہوتے ہیں اور یہ ریلیاں دنیا کی عظیم ترین مذہبی ریلیاں سمجھی جاتی ہیں۔ دسمبر 2013ء بمطابق صفر المظفر 1435ھ، میں مستند اندازوں کے مطابق، دو کروڑ زائرین اس عظیم جلوس عزاداری میں شریک ہوئے تھے۔ بعض رپورٹوں میں کہا گیا تھا کہ اس سال کربلا پہنچنے والے زائرین کی تعداد ڈیڑھ کروڑ کے لگ بھگ تھی۔

عراق میں پہلی بار سنہ 2003ء میں شیعان اہل بیت(ع) نے اربعین کے موقع پر کربلا کا رخ کیا۔ اس عزیمت کے دوبارہ شروع ہونے پر کربلا جانے والوں کی تعداد 20 سے 30 لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ دو سال بعد ان زائرین کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی۔

سنہ 2013ء (بمطابق سنہ 1435ھ) کو اربعین کے لیے کربلا کے عازمین کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچی۔ **دوسرے ممالک** سے ایران اور پاکستان سمیت مشرق و مغرب کے دوسرے ممالک سے بھی لاکھوں افراد اس دن کربلا پہنچتے ہیں۔

عراق کی وزارت داخلہ کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ 2013ء میں اربعین کے لیے عراقیوں کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک نیز یورپی ممالک سے آنے والے زائرین کی تعداد 300000 تک پہنچی تاکہ وہ بھی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تجدید عہد کریں۔ قاضی طباطبائی لکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں سے کربلا کی طرف پائے پیادہ جانے والے والے زائرین کے قافلوں کا سلسلہ آئمہ معصومین کے زمانے سے رائج ہے اور حتی کہ یہ سلسلہ بنو امیہ اور بنو عباس کے زمانے میں بھی جاری رہا اور تمام تر سختیوں اور خطروں کے باوجود شیعیان اہل بیت پابندی کے ساتھ شرکت کرتے تھے۔

اربعین کی فضیلت

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد گرامی ہے

" لو انَّ احدَكُمْ حَجَّ دَهْرَهُ ثُمَّ لَمْ يَزُرْ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍ لَكَانَ تَارِكاً مِنْ حُقُوْقِ رَسُوْلِ اللهِ ، لِاَنَّ حَقَّ الْحُسَيْنِ فسَرِيْضَةٌ مِنَ اللهِ وَاْجِبَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ"

اگر کوئی شخص اپنی پوری عمر مسلسل حج کرتا رہے اور حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت نہ کرے تو اس نے رسولؐ اللہ کا حق ادا نہ کیا اس لئے کہ امام حسینؑ کا حق ہر مسلمان پر اللہ کی طرف سے فرض و واجب ہے[11]

امام حسن عسکری علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

علامات المؤمنين خمس :صلاة الاحدى و الخمسين و زيارة الاربعين و التختم فى اليمين و تعفيرالجبين و الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم

مومن (شیعہ) کی پانچ علامتیں ہیں: روزانہ اکاون رکعتیں نماز ادا کرنا (سترہ رکعتیں واجب، چونتیس رکعتیں مستحب)، اربعین کے دن امام حسین کی زیارت کرنا، دائیں ہاتھ میں انگشتر پہننا، سجدے کی حالت میں پیشانی کو خاک پر رکھنا، اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا[12]۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے قبر حسینؑ کے ساتھ چار ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو انہیں روتے ہیں اور زائرین کے لئے دعا کرتے ہیں۔[13]

پس امام علیہ السلام چہلم کے دن زیارت کا پڑھنا مومن کی علامت ہے۔ اسی طرح امام حسینؑ کی زیارت کے لئے پیدل جانے کا بھی بہت زیادہ ثواب بیان ہوا ہے جیسے کہ امام صادق علیہ السلام اپنے جد مظلوم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے پاپیادہ سفر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو شخص زیارت امام حسینؑ کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اگر وہ زیارت کے لئے پیدل جا رہا ہو تو اللہ اسکے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار نیکیاں دیتا ہے اور ایک ہزار گناہ کو اس سے دور کرتا ہے اور ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ اسی طرح دوسری روایت میں کچھ یوں ذکر ہوا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

من خرج من منزله يريد زياره قبر الحسين بن على عليه السلام ان كان ماشيا كتب الله له بكل خطوة حسنة و محىٰ عنه سيئة حتىٰ اذا صار فى الحائركتبه الله من المصلحين المنتجبين حتىٰ اذا قضىٰ مناسكه كتبه الله من الفائزين حتىٰ اذا اراد الانصراف اتاه ملک فقال ان رسول الله يقرئک السلام و يقول لک استانف العمل و قد غفرلک مامضىٰ۔[14]

ترجمہ:" جو شخص اپنے گھر سے امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی نیت سے نکلے اگر وہ پیدل سفر کرے تو اللہ اس کے ہر قدم پر اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے یہاں تک کہ حرم کی حدود میں داخل ہو جائے اس وقت خداوند عالم اسے منتخب مصلحین میں سے قرار دیتا ہے یہاں تک کہ وہ زیارت کے مناسک انجام دے زیارت کی انجام دہی کے بعد اسے کامیاب لوگوں میں سے قرار دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ واپسی کا ارادہ کرے تو خدا اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے وہ فرشتہ

اسے کہتا ہے کہ رسول خدا نے تمہیں سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تم اپنے اعمال نئے سرے سے شروع کرو اس لئے کہ تمہارے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دئے گئے ہیں"۔

اس حدیث میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے پیدل چلنے کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ بلکہ ہم ائمہ معصومین علیہم السلام کی زندگی میں بھی دیکھتے ہیں کہ وہ جب خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو کئی ایک حج پیدل چل کر بجالاتے تھے۔ ائمہ طاہرین کے اس عمل سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے گھر یا اللہ کے خاص بندوں کی زیارت کے لئے پیدل چلنا ایک مستحسن عمل ہے۔[15]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر شخص یہ آرزو کرے گا کہ کاش میں بھی زائرین امام حسین میں سے ہوتا کیونکہ ہر شخص دیکھے گا کہ اللہ کے نزدیک زائرین امام حسین کو کتنی عظیم عزت و کرامت سے نوازا جارہا ہے۔[16]

مقتل دربندی میں امام فرماتے ہیں

زائر امام حسین کا کھانا اور پانی جنت سے آتا ہے جب تک زائر کربلا میں سکونت پذیر رہتا ہے۔[17]

زیارت اربعین

صفوان ابن مہران جمال کہتے ہیں: میرے مولا امام صادق علیہ السلام نے مجھے زیارت اربعین کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: امام حسین علیہ السلام کے چہلم کے روز میرے دادا، آقا، مولا حسین علیہ السلام کی زیارت اس طرح کیا کرو:

السلام علی ولی الله وحبیبه

اے اللہ کے ولی اور حبیب تم پر سلام ہو!

زیارت اربعین میں بہت بلند عرفانی اور معنوی مطالب پائے جاتے ہیں جیسے:

وبذل مهجته فیک لیستنقذ عبادک من الجهالة وحیرة الضلالة

پروردگارا! میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام نے تیری بارگاہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تاکہ تیرے بندوں کو جہالت اور سرگردانی سے نجات بخشے[18]!

اس زیارت کو شیخ طوسی نے کتاب تہذیب اور کتاب مصباح میں صفوان جمّال سے نقل کیا ہے:

صفوان جمّال نے کہا میرے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت اربعین اس وقت جب دن چڑھ گیا ہو اس طرح پڑھو:

اَلسَّلَامُ عَلَى وَلِيِّ اللهِ وَحَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى خَلِيلِ اللهِ وَنَجِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى

سلام ہو خدا کے ولی اور اس کے پیارے پر سلام ہو خدا کے سچے دوست اور انتخاب کیے ہوئے پر سلام ہو خدا کے

صَفِيِّ اللهِ وَابْنِ صَفِيِّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى

پسندیدہ اور اس کے پسندیدہ کے فرزند پر سلام ہو حسین علیہ السلام پر جو ستم دیدہ شہید ہیں سلام ہو حسین علیہ السلام پر

أَسِيرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبَرَاتِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ، وَصَفِيُّكَ

جو مشکلوں میں پڑے اور انکی شہادت پر آنسو بہے اے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند

تیرے پسندیدہ

وَابْنُ صَفِيِّکَ، الْفَائِزُ بِکَرامَتِکَ، أَکْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ، وَحَبَوْتَهُ بِالسَّعَادَةِ، وَاجْتَبَيْتَهُ

اور تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں جنہوں نے تجھ سے عزت پائی تو نے انہیں شہادت کی عزت دی ان کو خوش بختی نصیب کی اور انہیں

بِطِيبِ الْوِلادَةِ، وَجَعَلْتَهُ سَيِّداً مِنَ السَّادَةِ، وَقَائِداً مِنَ الْقَادَةِ، وَذَائِداً مِنَ الذَّادَةِ

پاک گھرانے میں پیدا کیا، تو نے قرار دیا انہیں سر داروں میں سر دار پیشواؤں میں پیشوا مجاہدوں میں مجاہد اور انہیں

وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِکَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ، فَأَعْذَرَ فِي

نبیوں کے ورثے عنایت کیے تو نے قرار دیا ان کو اوصیاء میں سے اپنی مخلوقات پر حجت پس انہوں نے تبلیغ کا

الدُّعَاءِ، وَمَنَحَ النُّصْحَ، وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيکَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَکَ مِنَ الْجَهَالَةِ، وَحَيْرَةِ

حق ادا کیا، بہترین خیر خواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تا کہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی و گمراہی کی پریشانیوں سے

الضَّلالَةِ، وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيا، وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنىٰ، وَشَرَىٰ

جب کہ ان پر ان لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنا دیا تھا، جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے بیچ دیں اور اپنی

آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْکَسِ، وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدَّىٰ فِي هَوَاهُ، وَأَسْخَطَکَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّکَ

آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا انہوں نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے تجھے غضب ناک اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

وَأَطَاعَ مِنْ عِبادِکَ أَهْلَ الشِّقاقِ وَالنِّفاقِ، وَحَمَلَةَ الْأَوْزارِ، الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ

ناراض کیا انہوں نے تیرے بندوں میں سے انکی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر جہنم کی طرف چلے گئے

فَجاهَدَهُمْ فِيکَ صابِراً مُحْتَسِباً حَتَّى سُفِکَ فِي طَاعَتِکَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ

پس حسین علیہ السلام ان سے تیرے لیے لڑے جم کر ہوشمندی کیساتھ یہاں تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر انکا خون بہایا گیا اور انکے اہل حرم کو لوٹا گیا

اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً أَلِيماً۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ

اے معبود لعنت کر ان ظالموں پر سختی کے ساتھ اور عذاب دے ان کو دردناک عذاب آپ پر سلام ہو اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ أَشْهَدُ أَنَّکَ أَمِينُ اللهِ وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً

آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اسکے امین کے فرزند ہیں آپ نیک بختی میں زندہ رہے

وَمَضَیْتَ حَمِیداً، وَمُتَّ فَقِیداً، مَظْلُوماً شَهِیداً، وَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰہ مُنْجِزٌ

قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا آپ کو جزا دے گا

مَا وَعَدَکَ، وَمُهْلِکٌ مَنْ خَذَلَکَ، وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَکَ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ

جس کا اس نے وعدہ کیا اور اسکو تباہ کریگا وہ جس نے آپکا ساتھ چھوڑا اور اسکو عذاب دیگا جس نے آپکو قتل کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ

وَفَیْتَ بِعَهْدِ اللّٰہ، وَجاهَدْتَ فِی سَبِیلِهِ حَتّی أَتاکَ الْیَقِینُ، فَلَعَنَ اللّٰہ مَنْ قَتَلَکَ

آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی آپ نے اسکی راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گئے پس خدا لعنت کرے جس نے آپکو قتل کیا

وَلَعَنَ اللّٰہ مَنْ ظَلَمَکَ، وَلَعَنَ اللّٰہ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذلِکَ فَرَضِیَتْ بِهِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّی

خدا لعنت کرے جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اس قوم پر جس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اس پر خوشی ظاہر کی اے معبود میں

أُشْهِدُکَ أَنِّی وَلِیٌّ لِمَنْ والاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداهُ بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی یَابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ

تجھے گواہ بناتا ہوں کہ ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں، میرے ماں باپ قربان آپ پر اے فرزند رسول خدا

أَشْهَدُ أَنَّکَ کُنْتَ نُوراً فِی الْأَصْلابِ الشّامِخَةِ، وَالْأَرْحامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْکَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست

الْجاهِلِیَّةُ بِأَنْجاسِها وَلَمْ تُلْبِسْکَ الْمُدْلَهِمّاتُ مِنْ ثِیابِها وَأَشْهَدُ أَنَّکَ مِنْ دَعائِمِ الدِّینِ

سے آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اس نے اپنے بے ہنگم لباس آپ کو پہنائے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں

وَأَرْکانِ الْمُسْلِمِینَ، وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِینَ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ الْإِمامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ

مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہ گاہ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام علیہ السلام ہیں نیک و پرہیز گار پسندیدہ

الزَّکِیُّ الْهادِی الْمَهْدِیُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ التَّقْوی وَأَعْلامُ الْهُدیٰ

پاک رہبر راہ یافتہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیز گاری کے ترجمان ہدایت کے

وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقی وَالْحُجَّةُ عَلَی أَهْلِ الدُّنْیا وَأَشْهَدُ أَنِّی بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِ إِیابِکُمْ مُوقِنٌ

نشان محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا

بِشَرائِعِ دِینِی وَخَواتِیمِ عَمَلِی وَقَلْبِی لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَ أَمْرِی لأَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ

اپنے دینی احکام اور عمل کی جزاء پر یقین رکھنے والا ہوں، میرا دل آپکے دل کیساتھ پیوستہ ہے، میرا معاملہ آپ کے معاملے کے

تابع اور میری

وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يَأْذَنَ اللهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لاَ مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ

مدد آپ کیلئے حاضر ہے حتی کہ خدا آپکو اذن قیام دے پس آپکے ساتھ ہوں نہ کہ آپکے دشمن کیساتھ خدا کی رحمتیں ہوں

اللهِ عَلَيْكُمْ وَ عَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَ أَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَ غَائِبِكُمْ وَ ظَاهِرِكُمْ وَ بَاطِنِكُمْ

آپ پر آپ کی پاک روحوں پر آپ کے جسموں پر آپ کے حاضر پر آپ کے غائب پر آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر

آمِينَ رَبَّ الْعالَمِينَ۔ ایسا ہی ہو جہانوں کے پروردگار۔[19]

معصوم نے فرمایا:

حق الزاير على الله اربعة ان لايادبه فى الناز، ان الاستجابة تحت قبته و الشفاء فى تربته ، و الائمة من ولده ۔

زایر اباعبداللہ کے چار حق خداوند پر ہے اس کو جہنم میں نہیں لایا جاے گا انکے قبلہ کے نیچے دعا مستجاب ہو گی، اور انکی تربت میں شفاء ہو گی اور ایمہ علیہم السلام ان کے نسل سے ہوینگے۔[20]

امام جعفرؑ فرماتے ہیں

حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیٹے حسین کی قبر کی زیارت کرنے والے زائرین کے پاس حاضر ہوتی ہیں اور ان کے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرتی ہیں۔[21]

چونکہ اللہ تعالی نے لوگوں کے دلوں کو امام حسین علیہ السلام کے عشق سے پر نور کیا ہے اور عشق ہر صورت میں عاشق کو دوست کی منزل تک پہنچا ہی دیتا ہے لہذا عاشقان حسینی نے پہلے اربعین سے ہی اموی ستم کی حکمرانی اور ہر خفیہ اور اعلانیہ دباؤ کے باوجود سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کی راہ پر گامزن ہوئے اور آج تک ہر مسلمان مرد اور عورت کی دلی آرزو امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہے۔

زیارت امام حسین علیہ السلام کے ثمرات واثرات:

اسلامی روایات میں امام حسین علیہ السلام کے لیے بہت سے آثار و برکات بیان ہوئے ہیں، بشر طیکہ زیارت میں تقرب اور اخلاص کے ساتھ ساتھ معرفت اور شناخت کا عنصر بھی شامل ہو۔

علامہ محمد باقر مجلسی سے منقول ہے:

1۔ اللہ تعالی نے اپنے مقرب فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تم امام حسین علیہ السلام کے زائرین کو نہیں دیکھ رہے ہو کہ کس طرح شوق و رغبت کے ساتھ ان کی زیارت کے لیے آتے ہیں؟

2۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر عرش کی بلندیوں پر اپنے خالق سے ہم کلام ہوتا ہے۔

3۔ امام حسین علیہ السلام کے زائر کو بہشت برین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان پاک کی قربت اور ہمسائگی کا اعزاز حاصل ہو گا اور وہ ان کا مہمان ہو گا۔

4۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر اللہ کے محترم فرشتوں کے مقام تک مقام رفعت پائے گا۔[22]

قدیم الایام سے عراقی شیعوں میں خصوصاً علمائے نجف میں یہ رواج تھا کہ وہ اربعین امام حسین علیہ السلام کے چہلم کے موقع پر نجف سے کئی دن کا سفر کر کے کربلا پیادہ (پیدل) جایا کرتے تھے۔ گروہی اور اجتماعی طور پر نجف سے کربلا پیدل جانے کا یہ سلسلہ مرجع عالی قدر آیت اللہ مجتہد شیخ انصاری کے زمانے سے شروع ہوا لیکن بعد میں اس رسم کو فقراء کے طبقہ سے منسوب سمجھا جانے لگا لیکن بعد میں عالم بزرگوار محدث نوری نے اس رسم کو دوبارہ زندہ کیا۔[23]

اسی طرح لوگوں میں ان زائرین کی خدمت کا بے مثال جذبہ بھی صدیوں سے جاری و ساری ہے، جس نے تمام دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈالا ہوا ہے اور ان خدمت گزاروں میں شیعہ علماء کی موجودگی کسی سے پوشیدہ نہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سے مومنین نے اس سنت حسنہ کو قائم رکھا ہوا ہے۔

حتی کہ صدام کے زمانے میں اس کے شیعوں پر ناروا مظالم کی وجہ سے اس کی رونق میں کمی آگئی تھی لیکن اس زمانے میں بھی عراق کے مومنین نے اس رسم کو جاری و زندہ رکھا تھا۔ صدام کی حکومت کے خاتمے کے بعد لوگوں کا اربعین حسینی پر جوش اور ولولہ کے ساتھ جانا آج کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں

جو شخص اللہ کی رضا چاہتے ہوئے قبر حسین کی طرف آئے گا تو اس کو جبرائیل اسرافیل اور میکائیل اس کے گھر تک چھوڑنے جاتے ہیں[24]

نتیجہ اور خلاصہ بحث

اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زیارتِ اربعین محض ایک تاریخی یا رسمی عمل نہیں بلکہ ایک گہری دینی، روحانی اور فکری حقیقت ہے جو واقعۂ کربلا کے پیغام کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اربعین کا چالیسواں دن امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کی عظیم قربانی کی یاد کو تازہ کرتا ہے اور یہ دن اہلِ ایمان کے لیے تجدیدِ عہد، وفاداری اور حق پرستی کی علامت بن جاتا ہے۔

تاریخی مصادر کی روشنی میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کو امام حسینؑ کے مزار پر پہلے زائر ہونے کا شرف حاصل ہے، جو اس روایت کی ابتدائی تاریخی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے بعد مختلف ادوار میں زیارتِ اربعین ایک باقاعدہ مذہبی شعار کی صورت اختیار کر گئی، جسے محدثین، فقہاء اور مؤرخین نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے۔

روایتی اور حدیثی مصادر جیسے کامل الزیارات، مصباح المتہجد، تہذیب الاحکام اور بحارالانوار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زیارتِ اربعین کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے اہلِ بیتؑ سے محبت، امام حسینؑ سے وفاداری اور دینی شعائر کی تعظیم کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح جدید تحقیقی اور خطباتی مصادر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اربعین آج کے دور میں ایک عالمی روحانی اجتماع کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

آخر میں یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ زیارتِ اربعین نہ صرف ایک ایسا عمل ہے جو عبادت کا درجہ رکھتا ہے بلکہ یہ امتِ مسلمہ کے اجتماعی شعور، وحدت، اور ظلم کے خلاف مزاحمت کی علامت بھی ہے۔ اور یہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ امام حسینؑ کی قربانی وقت اور تاریخ کی قید سے آزاد ہو کر ہمیشہ کے لیے حق و باطل کے درمیان فرق کو واضح کرتی رہے گی۔

حوالاجات

1. **Al Jazeera.** "alJazeera Magazine – 41 Martyrs as More than Million People Mark 'Arbaeen' in Holy Karbala." *Aljazeera.com*. Archived December 24, 2018. Accessed June 30, 2010.

[2] محدث قمی، مفاتیح الجنان، ص524–525۔

[3] **سید ابن طاؤوس، *اللہوف*، ص22۔**

[4] بلاذری، *انساب الاشراف*، ج1، ص286؛ ابن عساکر، *تاریخ مدینہ دمشق*، ج11، ص208، 211

[5] مفید، *الارشاد*، ص234؛ مجلسی، *بحارالأنوار*، ج45، ص6

[6] شیخ طوسی، مصباح المتہجد، ص730؛ مجلسی، بحارالأنوار، ج95، ص195۔

[7] عمادالدین قاسم طبری آملی، بشارۃ المصطفی، ص125، حدیث72؛ مجلسی، بحارالأنوار، ج68، ص130، حدیث62۔

[8] محمد بن ابوالقاسم عمادالدین طبری، بشارۃ المصطفی لشیعۃ المرتضی، ص74–75۔

[9] کشی، اختیار معرفۃ الرجال، ص123–124؛ کلینی، الاصول من الکافی، ج1، ص304، 450–469۔

[10] **حوالہ: قاضی طباطبایی، تحقیق درباره اول اربعین حضرت سید الشہدا(ع)، ص2۔**

[11] **ابن قولویہ، کامل الزیارات، ص122۔**

[12] **شیخ طوسی، مصباح المتہجد، ص787۔**

ابن قولویہ، جعفر بن محمد، کامل الزیارات، مترجم[مترجم کا نام](مقامِ اشاعت: ناشر، سنِ اشاعت)، 209 [13]

[14] ابن قولویہ، *کامل الزیارات*، ص132

[15] **شیخ سردار حسین، *زیارت اربعین کی فضلیت واہمیت*، 14 اگست 2024، 08:58۔**

ابن قولویہ، جعفر بن محمد، کامل الزیارات، مترجم[مترجم کا نام](مقامِ اشاعت: ناشر، سنِ اشاعت) باب50، ص 258[16]

آغا بن عابد دربندی، *اِکسیر العبادات في أسرار الشھادات: المقتل المُلم بمأساۃ الحسین علیہ السلام*، جلد3 (کربلا: دار الصفوۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، 2009)، 65۔ [17]

[18] **شیخ طوسی، *تہذیب الاحکام*، ج6، ص113۔**

" [19] **امام حسین علیہ السلام اور زیارتِ اربعین (حصہ اول وحصہ دوم)"، Valiasr-aj.com (Urdu Section)، 13 ستمبر 2022۔**

[20] **مولانا جواد حبیب، "اربعین کی اہمیت"، خطاب، کرگل اور لیہ کے دہلی میں مقیم طلبہ، 19 صفر 1441ھ، شبِ اربعینِ حسینی۔**

ابن قولویہ، جعفر بن محمد کامل الزیارات ج1، ص118 [21]

" [22] **نجف سے کربلا کا پیدل سفر: حصہ دوم"، Valiasr-aj.com (Urdu Section)، 13 ستمبر 2022۔**

[23] **محدث نوری، نقباء البشر فی القرن الرابع عشر، ج1، ص349؛ محمدی ری شہری، سیمای فرزانگان، ص193**

ابن قولویہ، جعفر بن محمد امل الزیارات، ص349، [24]